اربعینِ ایصالِ ثواب



ترتیب وتخریج
غلام مرتضیٰ مصباحی

ناشر: ابوالفضل اکیڈمی

بَلِّغُوا عَنِّیْ وَلَوْ آیَةً (الحدیث)

ایصال ثواب کے موضوع پر چالیس احادیث کا حسین مجموعہ

معروف بہ

اربعین ایصال ثواب

ترتیب وتخریج

غُلام مُرتَضیٰ مِصبَاحِی بَرَکاتی

دارالعلوم محبوبیہ، رمواپور کلاں، اترولہ بلرام پور

ناشر

ابوالفضل اکیڈمی

آسام روڈ چوراہا، اترولہ بلرام پور یوپی

نام کتاب: اربعین ایصال ثواب

تالیف: مفتی غلام مرتضیٰ مصباحی، برکاتی

تصحیح وتصویب: مولانا محمد نفیس مصباحی

ناشر: ابوالفضل اکیڈمی

سن اشاعت: ۱۴۴۲ھ ۲۰۲۱ء بموقع ۴۶/واں عرس حافظ ملت

ملنے کے پتے

نورانی بک ایجنسی اترولہ

امجدی بک ایجنسی اترولہ

ازہری کتب خانہ مہدیا بازار

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحات
۱	پیش لفظ	۶
۲	انتساب	۷
۲	تقریظ جلیل	۸
۳	میری امت، امت مرحومہ ہے	۱۱
۴	قیامت کے دن اولاد کی دعا سے نیکیاں مثل پہاڑ ہوں گی	۱۲
۵	اصحاب قبور کو ایصال ثواب کرنے کا فائدہ	۱۳
۶	میت کے لیے سورہ یٰسٓ پڑھنے کی فضیلت	۱۴
۷	سورہ اخلاص و سورہ تکاثر کے ایصال کا فائدہ	۱۵
۸	یہ کنواں حضرت سعد کی ماں کے لیے ہے	۱۶
۹	عبادت بدنیہ کا ثواب میت کو پہنچایا جا سکتا ہے	۱۷
۱۰	صدقہ نافلہ کرتے وقت والدین کی بھی نیت کر لینا چاہیے	۱۸
۱۱	جب کوئی صدقہ کرو تو اپنے والدین کی بھی نیت کر لیا کرو	۱۹
۱۲	ایصال ثواب کے لیے میت کا مسلمان ہونا لازم ہے	۲۰
۱۳	ایصال ثواب کا ہدیہ مُردوں تک پہنچتا ہے	۲۱
۱۴	ایسی تین چیزیں جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے	۲۰

برائے ایصال ثواب

مرحومہ کافیہ بیگم زوجہ نظام الدین

و جملہ مرحومین و مرحومات اہل خانہ

من جانب:

صابر علی نظامی

رموا پور کلاں اترولہ بلرام پور یوپی

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

اللہ عزوجل کے فضل اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ وطفیل ناچیز کو چالیس احادیث نبویہ کی ترتیب کی توفیق ملی الحمدللہ علیٰ ذالک!

دراصل اس کی محرّک وہ حدیث پاک ہے جو حضرت علیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِي أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا مِّنْ أَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ" وفی روایۃ "بَعَثَهُ اللهُ فَقِيْهًا عَالِمًا وَ كُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا وَّ شَهِيْدًا"

ترجمہ: ''جس نے میری امت کو دینی امور سے متعلق چالیس احادیث یاد کرائیں وہ قیامت کے دن فقیہ وعالم کے زُمرے میں اٹھایا جائے گا'' اور ایک روایت میں ہے ''میں اس کا سفارشی اور گواہ بنوں گا'' (مشکاۃ المصابیح، کتاب العلم، الفصل الثالث، رقم الحدیث: ۲۵۸)

اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور اس زمرۂ حسنہ میں شامل فرمائے۔آمین

گر قبول افتد زہے عز وشرف

اخوکم فی الدین

غلام مرتضیٰ مصباحی برکاتی

جمادی الاولیٰ ۱۴۴۲ھ

انتساب

مجدد اسلام، اعلیٰ حضرت، الشاہ **امام احمد رضا خان** علیہ الرحمہ

قدوۃ الاتقیا والاصفیا، تاجدار اہل سنت، **مفتی اعظم ہند، مصطفیٰ رضا خاں** علیہ الرحمہ

ابوالفیض، جلالۃ العلم، **حافظ ملت الشاہ عبدالعزیز محدث مبارک پوری** علیہ الرحمہ

قطب اترولہ، منبع فیض وشفا **مخدوم ابوالفضل سید شاہ جانی فردوسی** علیہ الرحمہ

فخر المحدثین، جانشین مفتی اعظم

تاج الشریعہ حضرت علامہ الشاہ **مفتی اختر رضا خاں ازہری قادری** علیہ الرحمہ

امین ملت، شہزادہ احسن العلما، **پروفیسر سید شاہ محمد امین میاں برکاتی مارہروی** مدظلہ

جیسی عظیم شخصیات کے نام، جن کے فیضان کرم نے فقیر کو اس لائق بنایا۔

شاہاں چہ عجب! گر بنوازند گدارا

تقریظ جلیل

جامع معقول ومنقول حضرت علامہ

مفتی محمد غلام مرتضی رضوی مصباحی بنارسی

استاذ ومفتی: جامعۃ الرضا، بریلی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لک الحمدیا اللہ والصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب کائنات نے انسان کواس خاکدان گیتی پر پیدا فرمایا اوران پر احکام نافذ کی جن کا بجا لانا ہر انسان پر لازم وضروری ہے۔انہیں احکام میں اوامر بھی ہیں اور نواہی بھی۔اوامر کو بجالانے اور نواہی سے اجتناب کا حکم دیا گیا ہے۔انسان اگران احکامات الٰہیہ پر عمل نہیں کرتا ہے تو شریعت مطہرہ کے بموجب گناہ ومعاصی کا مرتکب ہوتا ہے جس کی بابت آخرت میں اس سے پرسش ہوگی لیکن ارتکاب گناہ کے بعد اگر نیکی کی راہ اپناتا ہے تو اللہ کریم اپنے لطف وکرم سے اس کے گناہوں کی بخشش فرما دیتا ہے اگر وہ صغائر ہوں،اور کبائر بعد توبہ درگذر فرما دیتا ہے جبکہ توبہ صدق دل سے ہو۔

قرآن مقدس کی وہ حسین آیت بھٹکے ہوئے آہوکو سوئے حرم لانے کے لیے ایک روشن ستارہ ہے جس میں ارحم الراحمین نے ارشاد فرمایا:''اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّئَاتِ'' بے شک نیکیاں برائیوں کو دفع کر دیتی ہیں۔نیز فرمان رسول''التائب من

الذنب کمن لا ذنب له''ان عاصیوں کے لیے امید کا پتوار ہے جو بحر معاصی میں غرق ہیں، لیکن یہ چیزیں دنیا میں انسان اپنے اعمال ہی کے ذریعہ حاصل کرسکتا ہے۔ بعد موت اسے یہ مواقع میسر نہیں آسکتے کیوں کہ دنیا دار العمل ہے اور آخرت دار الجزا۔

ہاں! بعد مرگ اگر اس کا کوئی عزیز اسے نفع پہنچانا چاہے تو پہنچا سکتا ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے''**من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعه**'' کہ تم میں سے جو اپنے بھائی کو نفع پہنچانے کی طاقت رکھے تو ضرور پہنچائے اور قرآن وحدیث سے یہ امر آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہے کہ زندوں کے عمل سے مردوں کو ثواب و نفع پہنچتا ہے، جیسا کہ سعد ابن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہنشاہ رسالت کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی حضور میری والدہ کا انتقال ہوگیا تو ان کے لیے کون سا صدقہ بہتر ہوگا؟ آقائے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''پانی''اور آپ نے کنواں کھودنے کا حکم دیا تو حضرت سعد نے کنواں تیار کرایا اور اعلان کردیا''**ھذہ لام سعد**'' یہ کنواں سعد کی ماں کے لیے ہے یعنی اس عمل کا ثواب ان کی روح کو پہنچے۔

اس سے واضح ہے کہ زندوں کے عمل کا ثواب مردوں کو پہنچتا ہے۔ بطور تمثیل، میں نے ایک حدیث پاک پیش کی ورنہ قرآن وحدیث ایسے بے شمار دلائل وشواہد سے مملو ہیں جو اس بات کی غمازی کرتی ہیں کے زندوں کے ہر عمل خیر، ہر عبادت خواہ مالی ہو یا بدنی، فرض ہو یا نفل، خیرات وصدقات وغیرہا کا ثواب مردوں کو پہنچایا جاسکتا ہے۔ یہی اہل سنت و جماعت کا موقف ہے۔

لائق تحسین و قابل مبارک باد ہیں میرے رفیق درس ،محب گرامی : **حضرت مولانا مفتی غلام مرتضیٰ صاحب مصباحی برکاتی** جنھوں نے ایصال ثواب کے موضوع پر دبستان اخبار و آثار سے چالیس حدیثوں کا انتخاب فرما کر ''**اربعین ایصال ثواب**'' کے نام سے ایک حسین گلدستہ تیار کیا ہے۔

موصوف انتہائی جفاکش ،نیک طینت ،اورتحمل و بردباری کے حامل ہیں جو اصلاح معاشرہ کی فکراور خدمت دین متین کا بےلوث جذبہ رکھتے ہیں۔

امید ہے کہ حضرت کی اس کاوش سے عوام اہل سنت کو خاطر خواہ نفع پہنچے گا۔خدائے لم یزل کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ اس خدمت کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور دنیا و آخرت کا سامان بنائے۔آمین بجاہ النبی الکریم الامین صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

سگ تاج الشریعہ:

ابوالحماد محمد غلام مرتضیٰ قادری رضوی بنارسی

خادم التدریس والافتاء جامعۃ الرضا بریلی شریف

میری امت امتِ مرحومہ ہے

(۱)عَنۡ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ"اُمَّتِی اُمَّةٌ مَرۡحُومَةٌ تَدۡخُلُ قُبُوۡرَهَا بِذُنُوۡبِهَا وَتَخۡرُجُ مِنۡ قُبُوۡرِهَا لَا ذُنُوۡبَ عَلَیۡهَا فَتَمَحَّصَ عَنۡهَا بِاِسۡتِغۡفَارِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ"

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"میری امت امتِ مرحومہ ہے؛ اپنی قبروں میں گناہوں کے ساتھ داخل ہوگی اور جب قبروں سے باہر نکلے گی تو بے گناہ ہوگی مومنین کے استغفار کی وجہ سے (یعنی ایصال ثواب اور دعاؤں کی وجہ سے)[۱]

تبصرہ:

صاحب قبر اگر گناہ گار رہا ہوگا تو یا تو اللہ تعالیٰ اس کی اولاد یا مومنین کے اس کے لیے استغفار کرنے کی وجہ سے اس کے گناہ معاف فرمادے گا یا پھر عذاب کے ذریعہ اس کے گناہ دُھل جائیں گے یا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہی بغیر کسی کی دعا اور بغیر کوئی عذاب دیئے ہی معاف فرمادے گا۔

بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل
نام غفار ہے تیرا یارب

[۱]طبرانی فی الاوسط،ج:۲،ص:۲۹۰،فردوس دیلمی،ج:۱،ص:۴۹۸۔
شرح الصدور،ص:۲۹۷۔تفسیر مظہری،ج:۹،ص:۱۸۴۔

قیامت کے دن اولاد کی دعا سے نیکیاں پہاڑ کے مثل ہوں گی

(۲)عَنْ اَبِیْ سَعِیدِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ "یَتْبَعُ الرَّجُلَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنَ الْحَسَنَاتِ اَمْثَالُ الْجِبَالِ فَیَقُوْلُ اَنّٰی هٰذَا؟ فَیُقَالُ بِاِسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ"

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خُذری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''روز قیامت ایک شخص کو پہاڑوں کی مثل نیکیاں ملیں گی (وہ حیران ہوکر) پوچھے گا یہ کہاں سے آئیں؟ اسے بتایا جائے گا: تیرے بیٹے کا تیرے لیے مغفرت کی دعا کرنا ،اس کا سبب ہے'' [۱]

تبصرہ:

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے آباؤ اجداد ،امہات و جدات کے لیے دعاے مغفرت کرنے کی توفیق عطا فرمائے،اور ہمیں بھی ایسی اولاد عطا فرمائے جو ہمارے لیے دعاے مغفرت کرتی رہیں۔

ہے کون کہ گریہ کرے یا فاتحہ کو آے
بے کس کے اٹھاے تیری رحمت کے بھرن پھول

---

[۱] مجمع الزوائد،ج:۱۰،ص:۲۱۰۔
شرح الصدور،ص:۲۹۶۔

اصحاب قبور کو ایصال ثواب کرنے کا فائدہ

(۳)عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رضی اللہ عنہ" اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ مَرَّ بَيْنَ الْمَقَابِرِ فَقَرَءَ الْاِخْلَاصَ (قل ھو اللہ احد،السورۃ) اَحَدَ عَشَرَ مَرَّۃً ثُمَّ وَهَبَ اَجْرَهَا لِلْاَمْوَاتِ اُعْطِيَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ"

ترجمہ:

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی قبروں کے قریب سے گزرا اور اس نے گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص (قل ھو اللہ احد پوری سورہ) پڑھ کر مُردوں کو ایصال ثواب کیا تو اس کو ان فوت شدگان کی تعداد کے مطابق اجر دیا جائے گا۔[۱]

تبصرہ:

اصحاب قبور کو ایصال ثواب کرنے سے اپنی نیکیوں میں کافی اضافہ ہوتا ہے جب سورہ اخلاص کی تلاوت کا ثواب مُردوں کو پہنچانے کا یہ اجر ہے تو قرآن کی دیگر سورتیں بلکہ پورے قرآن کی تلاوت کا ثواب اگر ہدیہ کیا جائے تو کتنا ثواب ملے گا! اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں خوب خوب ایصال ثواب کی توفیق بخشے آمین یا رب العالمین

[۱]ضیاء القرآن، ج:۵ص:۳۹۔

عمدۃ القاری ج:۳ص:۱۱۸۔

فتاویٰ رضویہ، ج:۹، ص:۲۲۹، مطبوعہ: مرکز اہل سنت برکات رضا پوربندر گجرات

میت کے لیے سورہ یسٓ پڑھنے کی فضیلت

(۴) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ قَالَ: مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ فَقَرَءَ سُوْرَۃَ یٰسٓ خَفَّفَ اللہُ عَنْھُمْ وَکَانَ لَہٗ بِعَدَدِمَّنْ فِیْھَا حَسَنَاتٍ"

ترجمہ:

حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قبرستان جائے اور سورہ یسٓ پڑھے، اللہ تعالیٰ ان مُردوں سے مواخذہ ہلکا فرماتا ہے اور جس قدر مُردے اس قبرستان میں ہیں ان کی تعداد کے مطابق اس شخص کو نیکیاں ملتی ہیں۔[۱]

تبصرہ:

نماز، روزہ، حج، زکاۃ، ہر قسم کی عبادت اور ہر عمل نیک فرض و نفل کا ثواب مُردوں کو پہنچایا جا سکتا ہے، ان سب کو پہنچے گا اور اس کے ثواب میں کچھ کمی بھی نہ ہوگی، بلکہ اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ اسے پورا ثواب ملے یہ نہیں کہ اسی ثواب کی تقسیم ہو کر ٹکڑا ٹکڑا ملے[۲]

بلکہ یہ امید ہے کہ اس ثواب پہنچانے والے کے لیے ان سب کے مجموعے کے برابر ملے مثلاً کوئی نیک کام کیا جس کا ثواب کم از کم دس ملے گا، اس نے دس مُردوں کو پہنچایا تو ہر ایک کو دس ملیں گے اور اس کو ایک سو دس اور ہزار کو پہنچایا تو اسے ایک ہزار دس وعلیٰ ہذا القیاس[۳]

[۱] مرقاۃ شرح مشکاۃ ج: ۴، ص: ۱۷۴ [۲] بہار شریعت، ح: ۴، قبر و دفن کا بیان بحوالہ رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ج: ۳، ص: ۱۸۰۔ [۳] فتاویٰ رضویہ، ج: ۹، ص: ۲۲۳/۲۲۹۔

سورہ اخلاص اور سورہ تکاثر کے ایصال کا فائدہ

(۵)عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ ثُمَّ قَرَءَ فَاتِحَۃَ الْقُرآنِ وَقُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَد وَاَلْھٰکُمُ التَّکَاثُر ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ جَعَلْتُ ثَوَابَ مَا قَرَءْتُ مِنْ کَلَامِکَ لِاَھْلِ الْمَقَابِرِمِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کَانُوْا شُفَعَاءَلَہٗ اِلیٰ اللّٰہِ تَعَالیٰ"

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قبرستان جائے پھر سورہ فاتحہ،قل ھواللہ احد اور الھٰکم التکاثر پڑھے پھر کہے پروردگار عالم! جو کچھ میں نے تیرا کلام پڑھا اس کا ثواب قبر والے مسلمان مرد وعورت کے لیے ہے تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کے سفارشی ہوں گے۔[۱]

تبصرہ:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ قبرستان جانا چاہیےاور سورہ اخلاص اور سورہ تکاثر یا ان کے علاوہ دیگر سورتوں اوراوراد و وظائف پڑھ کرمُردوں کی روح کو ایصال ثواب کرنا چاہیے، یہ بھی معلوم ہوا کہ اس کا ثواب وفائدہ مردوں کوتو ملتا ہی ملتا ہے پہنچانے والے کوبھی ملتا ہے ساتھ ہی یہ بھی فائدہ ملتا ہے کہ مُردے میدان محشر میں اس کے عوض،ایصال ثواب کرنے والوں کے سفارشی ہوں گےاور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کریں گے کہ مولیٰ! اسے بخش دے۔

[۱]مرقاۃ ج:۴،ص:۱۷۳

اے اللہ! یہ کنواں سعد کی ماں کے لیے ہے

(٦)عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ : اَلْمَاءُ. قَالَ : فَحَفَرَ بِئْرًا، وَقَالَ : هٰذِهٖ لِأُمِّ سَعْدٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

ترجمہ:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! اُمّ سعد (یعنی میری والدہ ماجدہ) کا انتقال ہوگیا ہے۔ تو ان کے لیے کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانی (پلانا) تو انہوں نے ایک کنواں کھدوایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا یہ اُمّ سعد کا کنواں ہے (یعنی یہ کنواں ام سعد کے ایصال ثواب کے لیے ہے)'' اِسے امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔[١]

تبصرہ:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب پوچھا گیا کہ کون سا صدقہ سب سے افضل ہے تو آپ نے البئر فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ عرب میں پانی کی دقت تھی زیادہ ضرورت کنواں کی تھی، البئر سے مراد پانی ہے اب چاہے نل لگوائے، کنواں کھدائے یا کسی اور طریقہ سے پانی کا انتظام کر کے ایصال ثواب کرے۔

[١]أبو داود، كتاب الزكاة، باب في فضل سقي الماء، ج:٢، ص:١٣٠ الرقم: ١٦٨١

الترغيب والترهيب، ج:٢، ص:٤١، الرقم: ١٤٢٤۔ مشكاة المصابيح،، ج:١، ص:٣٦٢، الرقم: ١٩١٢۔

فتاویٰ رضویہ، ج:٩، ص:٥٦٥، رسالہ: جمل النور فی نهی النساء عن زیارة القبور۔ مط: پوربندر گجرات۔

عبادتِ بدنیہ کا ثواب میت کو پہنچایا جا سکتا ہے

(۷) عَنِ الدَّارَقُطْنِيِّ، قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ أَبَرُّ أَبَوَيَّ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ فَقَالَ : إِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْمَوْتِ أَنْ تُصَلِّيَ لَهُمَا مَعَ صَلَاتِكَ، وَأَنْ تَصُوْمَ لَهُمَا مَعَ صِيَامِكَ، وَأَنْ تَصَدَّقَ عَنْهُمَا مَعَ صَدَقَتِكَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَبَدْرُ الدِّيْنِ الْعَيْنِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

ترجمہ:

امام دارقطنی روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا : یا رسول اللہ! میں اپنے والدین کی وفات کے بعد ان کے ساتھ کیسے نیکی کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اُن کی موت کے بعد اگر کوئی نیکی ہے تو وہ یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ اُن کے لیے بھی نماز پڑھ اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لیے روزے رکھ اور اپنے صدقہ کے ساتھ اُن کی طرف سے بھی صدقہ کرے۔'' اِسے امام ابن ابی شیبہ اور بدر الدین عینی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔[۱]

تبصرہ:

والدین کے وصال کے بعد ۷ حقوق ہیں: (۱) ان کے لیے دعاے مغفرت کرنا (۲) ایصال ثواب کرنا (۳) ان پر کسی کا قرض ہو تو ادا کرنا (۴) ان کی (جائز) وصیت پوری کرنا (۵) ان کے رشتہ داروں اور دوست واحباب کا اکرام کرنا (۶) ان کے اعزہ، اقارب اور دوستوں کی معاونت کرنا (۷) وقتاً فوقتاً ان کی قبر کی زیارت کرنا۔

[۱] المصنف لابن ابی شیبہ، ج:۳، ص:۵۹۔ عمدۃ القاري، ج:۳، ص:۱۱۹۔

صدقہ نافلہ کرتے وقت والدین کی بھی نیت کرلے

(۸)عَنِ ابْنِ الْعَاص رَضی اللہ تعالیٰ عنہم قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللہِ ﷺ "مَا عَلٰی اَحَدِ کُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَتَصَدَّقَ لِلّٰہِ صَدَقَةً تَطَوُّعاً اَنْ یَجْعَلَهَا عَنْ وَالِدَیْهِ اِذَا کَانَا مُسْلِمَیْنِ فَیَکُونُ لِوَالِدَیْهِ اَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُ اُجُوْرِهِمْ بَعْدَ اَنْ لَا یَنْقُصَ مِنْ اُجُورِهِمَا شَیْءٌ"

ترجمہ:

ابن عاص سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی صدقہ نافلہ کا ارادہ کرے تو اس کا کیا حرج ہے کہ وہ صدقہ اپنے ماں کی نیت سے دے کہ انہیں اس کا ثواب پہنچے گا اور اسے ان دونوں کے اجروں کے برابر ملے گا بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں میں کچھ کمی ہو۔[۱]

تبصرہ:

حدیث شریف میں مسلمان ہونے کی شرط اس لیے ہے کہ مسلمان میت کو ہی ایصال ثواب پہنچتا ہے اور ایسے ہی کے لیے ایصال ثواب اور استغفار کرنا درست ہے اور اگر مردہ مومن نہیں تھا تو اس کے لیے طلب مغفرت کفر ہے۔

[۱]الجامع الصغیر مع فیض القدیر بحوالہ ابن عساکر،رقم الحدیث:۷۹۴۳،ج:۵،ص:۴۵۶،مطبو:بیروت
فتاویٰ رضویہ،ج:۹،ص:۲۱۹،رسالہ:الحجۃ الفاتحۃ لطیب التعیین والفاتحۃ،مط:برکات رضا گجرات۔

جب کوئی صدقہ کرو تو اپنے والدین کو ایصال ثواب کی بھی نیت کر لیا کرو

(۹) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم : مَا عَلَى أَحَدِكُمْ إِذَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ تَطَوُّعاً فَيَجْعَلُهَا عَنْ أَبَوَيْهِ، فَيَكُوْنُ لَهُمَا أَجْرُهَا وَلَا يُنْقَصُ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص نفلی صدقہ کرے اور اس کو اپنے والدین کی طرف سے کر دے، تو اس کے والدین کو اس کا (پورا) اجر ملتا ہے جب کہ اس کے اپنے اجر میں سے بھی کچھ کمی نہیں ہوتی۔'' اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔[۱]

تبصرہ:

ثواب ہدیہ کرنے سے ہدیہ کرنے والے کے حصے سے کچھ کم نہیں ہوتا ہے اس کی مثال ایسے ہے جیسے ایک چراغ سے متعدد چراغ جلانا کہ اس پہلے والے چراغ کی روشنی بھی کچھ کم نہیں ہوتی ہے اور دوسرے چراغوں کو روشنی بھی مل جاتی ہے[۲]

[۱] المعجم الأوسط للطبرانی، ج:۷، ص:۳۵۸، الرقم:۷۷۲۶۔ مجمع الزوائد، ج:۳، ص:۱۳۸۔

[۲] فتاویٰ رضویہ، ج:۹، ص:۶۳۸، رسالہ: الحجۃ الفائحہ لطیب التعیین والفاتحہ، م: برکات رضا، گجرات

ایصال میت کے لیے، میت کا مسلمان ہونا لازم ہے

(۱۰)عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ كَانَ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَنْحَرَ مِاءَةَ بَدَنَةٍ، وَإِنَّ هِشَّامَ بْنَ الْعَاصِ نَحَرَ حِصَّتَهُ خَمْسِيْنَ، أَفَيُجْزِئُ عَنْهُ؟ فَقَالَ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم : إِنَّ أَبَاكَ لَوْ كَانَ أَقَرَّ بِالتَّوْحِيْدِ فَصُمْتَ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتَ عَنْهُ أَوْ أَعْتَقْتَ عَنْهُ، بَلَغَهُ ذَالِكَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

ترجمہ:

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! عاص بن وائل نے دورِ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ وہ سو اونٹنیوں کی قربانی کریں گے اور (ان کے بیٹے) ہشام بن العاص نے اپنے والد کی طرف سے پچاس اونٹنیوں کی قربانی کی تو کیا اس کا ثواب انہیں ملے گا؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہارا والد توحید کو ماننے والا تھا اور تم نے اِس کے لیے روزے رکھے یا صدقہ کیا یا کوئی غلام آزاد کیا تو ان چیزوں کا ثواب اُسے ملے گا۔'' اِسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔[۱]

[۱] المصنف لابن ابی شیبہ، ج:۳، ص:۵۸، الرقم:۱۲۰۷۸۔

مجمع الزوائد، ج:۴، ص:۱۹۲۔

عمدة القاري لبدر الدين العينى، ج:۳، ص:۱۱۹۔

اے صاحب قبر! تیرے گھر والوں نے تیرے لیے ہدیہ بھیجا ہے

(۱۱)عن اَنَسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ مَامِنْ اَهْلِ مَیِّتٍ یَمُوْتُ مِنْهُمْ مَیِّتٌ فَلْیَتَصَدَّقُوْنَ عَنْهُ بَعْدَ مَوْتِهٖ اِلَّا اَهْدَاهَا لَهٗ جِبْرَئِیْلُ عَلٰی طَبَقٍ مِنْ نُوْرٍ ثُمَّ یَقِفُ عَلٰی شَفِیْقِ الْقَبْرِ فَیَقُوْلُ یَا صَاحِبَ الْقَبْرِ الْعَمِیْقِ هٰذِهٖ هَدِیَّةٌ اَهْدَاهَا اِلَیْكَ اَهْلُكَ فَاقْبَلْهَا فَتَدْخُلُ عَلَیْهِ فَفَرِحَ بِهَا یَسْتَبْشِرُ وَیَحْزُنُ جِیْرَانُهُ الَّذِیْنَ لَا یَهْدِیْ اِلَیْهِمْ شَیْئٌ“

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس قوم کا آدمی مرجائے اور وہ اس کی موت کے بعد صدقہ دیں تو جبرئیل اس کو نور کی طبق میں ہدیہ لے کر قبر کے کنارے پہنچتے ہیں اور کہتے ہیں اے گہری قبر والے! یہ ہدیہ ہے جو تیری طرف تیرے اہل نے بھیجا ہے؛ تو وہ متوجہ ہو جاتا ہے پھر وہ اس پر داخل ہوتا ہے اور وہ اس سے خوش ہوتا ہے اور بشارت حاصل کرتا ہے اور اس کے وہ پڑوسی رنجیدہ ہوتے ہیں جن کو کوئی چیز ہدیہ نہیں کی جاتی ہے۔[۱]

[۱]شرح الصدور، ص:۳۰۸۔

مجمع الزوائد، ج:۳، ص:۱۳۹۔

المعجم الاوسط، رقم الحدیث ۸۷۸۴۔

ایصال ثواب کا ہدیہ مُردوں تک پہنچتا ہے

(۱۲)عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ سَئَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اِنَّا نَتَصَدَّقُ عَنْ مَوْتَانَا وَ نَحُجُّ عَنْهُمْ وَنَدْعُوْ لَهُمْ فَهَلْ يَصِلُ ذَالِكَ اِلَيْهِمْ؟ فَقَالَ نَعَمْ، اِنَّهُ لَيَصِلُ وَيَفْرَحُوْنَ بِهٖ كَمَا يَفْرَحُ اَحَدُكُمْ بِالطَّبَقِ اِذَا هُدِيَ اِلَيْهِ"

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! ہم اپنے مُردوں کی طرف سے صدقہ کریں، حج کریں اور ان کے لیے دعا کریں تو کیا ان کو یہ پہنچے گا؟ فرمایا ہاں ضرور پہنچے گا، اور وہ اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے تم میں سے کسی کی طرف کوئی ہدیہ کیا جائے تو وہ خوش ہوتا ہے۔[۱]

تبصرہ:

جب گھر والے مردے کو ایصال ثواب کرتے ہیں تو بہت خوش ہوتا ہے
اور حالت خوشی میں ان کو دعا دیتا ہے، کہتا ہے اے اللہ! میرے گھر والوں کو
میری طرف سے جزائے خیر دے۔[۲]

[۱]عینی شرح ہدایہ، ج:۳، ص:۲۱۲۔
شامی، ج:۴، ص:۱۲۔
مراقی الفلاح، ص:۲۲۴۔
[۲]التذکرہ فی احوال الموتیٰ وامور الآخرہ (مترجم) ج:۱، ص:۱۷۷، مطبوعہ: فرید بک اسٹال لاہور۔

ایسی تین چیزیں جن کا ثواب، مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے

(۱۳)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: إِذَا مَاتَ الإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ.رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے سوائے تین چیزوں کے (ان کا ثواب اسے برابر ملتا رہتا ہے):

ایک وہ صدقہ جس کا نفع جاری رہے۔

دوسری چیز وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے۔

تیسری چیز وہ نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔

اِسے امام مسلم نے، بخاری نے ’الادب المفرد‘ میں، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔[۱]

[۱]صحيح المسلم، كتاب الوصية، باب ما يلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته،ج:۳،ص:۱۲۵۵، الرقم:۱۶۳۱۔

الأدب المفرد،ج:۱،ص:۲۸،الرقم:۳۸۔

أبو داود، كتاب الوصايا،باب ماجاء في الصدقة عن الميت،ج:۳،ص:۱۱۷،الرقم:۲۸۸۰۔

زندوں کا مُردوں کے لیے ہدیہ، ایصال ثواب ہے

(۱۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم : مَا الْمَيِّتُ فِي قَبْرِهٖ إِلَّا يَشْبَهُ الْغَرِيْقَ الْمُتَهَوِّبَ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً مِنْ أَبٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ وَلَدٍ أَوْ صَدِيْقٍ ثِقَةٍ، فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا. وَإِنَّ اللهَ لَيُدْخِلُ عَلٰى أَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْوَرٰى، أَمْثَالَ الْجِبَالِ، وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْإِحْيَاءِ لِلْأَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ، وَالصَّدَقَةُ عَنْهُمْ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قبر میں میت کی مثال ڈوبنے والے اور فریاد کرنے والے کی طرح ہے جو اپنے ماں باپ، بھائی یا کسی دوست کی دعا کا منتظر رہتا ہے۔ جب اُسے دعا پہنچتی ہے تو اُسے دنیا جہاں کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ بے شک اہلِ دنیا کی دعا سے اللہ تعالیٰ اہل قبور کو پہاڑوں کے برابر اجر عطا فرماتا ہے۔ مُردوں کے لیے زندوں کا بہترین تحفہ اُن کے لیے استغفار اور صدقہ کرنا ہے۔ اِسے امام دیلمی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔[۱]

[۱] مشکاة المصابیح، ج:۲، ص:۷۲۸، الرقم:۲۳۵۵۔
مسند الفردوس، ج:۴، ص:۱۰۳، الرقم:۶۳۲۳۔
شعب الإیمان، ج:۶، ص:۲۰۳، الرقم:۷۹۰۵۔
کنز العمال، ج:۱۵، ص:۳۱۷، الرقم:۴۲۹۷۱۔

صدقہ جاریہ بننے والی چیزیں

(۱۵)عن اَبِی ھُرَیرۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمُؤمِنَ مِنْ حَسَنَاتِہٖ بَعْدَ مَوتِہٖ عِلْمٌ نَشَرَہٗ وَوَلَداً صَالِحاً تَرَکَہٗ اَوْ مُصْحَفاً وَرِثَہٗ اَوْ مَسْجِداً بَنَاہُ اَوْ بَیْتاً لِاِبْنِ السَّبِیلِ بَنَاہُ اَوْ نَھْراً اَجْرَاہُ اَوْ صَدَقَۃٌ اَخْرَجَھَا مِنْ مَالِہٖ فِیْ صِحَتِہٖ تَلْحَقَہٗ بَعْدَ مَوْتِہٖ۔

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک مومن کو جو اس کی نیکیوں سے اس کے مرنے کے بعد پہنچتا ہے علم ہے جس کی اس نے اشاعت کی یا نیک اولاد ہے جس کو وہ چھوڑ گیا ہے یا قرآن ہے جو اس نے کسی کو دے دیا ہے یا مسجد ہے جس کو اس نے بنایا ہے یا مسافر خانہ ہے جو اس نے مسافروں کے لیے تیار کیا ہے یا نہر ہے جس کو اس نے جاری کیا ہے یا صدقہ ہے جو اس نے اپنے مال سے تندرستی میں دیا ہے تو وہ اس کو موت کے بعد پہنچے گا۔[۱]

[۱]مشکاۃ المصابیح،ج:۱،ص:۳۶۔

الترہیب والترغیب،ج:۱،ص:۹۹۔

شرح الصدور،ص:۳۰۸۔

مرقاۃ شرح مشکاۃ،ج:۱،ص:۴۶۸۔

میت کی طرف سے روزہ رکھنا کیسا ہے؟

(۱۶) عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلى الله علیه وآله وسلم قَالَ : ''مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ''. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفی روایة : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما ''وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ قَضٰى عَنْهُ وَلِيُّهُ''. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد

ترجمہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے (باقی) ہوں تو اُس کا ولی اس کی طرف سے وہ روزے رکھے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر اس (میت) پر کسی نذر کا پورا کرنا باقی ہو (جو اس نے مانی تھی) تو اُسے اس کی طرف سے اس کا ولی پوری کرے۔'' اِسے امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔[۱]

[۱] صحیح البخاري، کتاب الصوم، باب من مات وعليه صوم، ج:۲ص:۶۹۰ الرقم: ۱۸۵۱۔

صحیح المسلم، کتاب الصیام، باب قضاء الصیام عن المیت، ج:۲، ص:۸۰۳، الرقم: ۱۱۴۷۔

أبو داود في السنن، کتاب الصیام، باب فیمن مات وعلیه صیام، ج:۲، ص:۳۱۵، الرقم: ۲۴۰۰۔۲۴۰۱۔

میت کی طرف سے صدقہ کرنے سے اسے ثواب ملتا ہے

(۱۷) عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم : إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا، وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہیں اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ (بوقت نزع) گفتگو کر سکتیں تو صدقہ (کی ادائیگی کا حکم) کرتیں۔ اگر میں اس کی طرف سے خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب پہنچے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔[۱]

[۱] صحیح البخاري، کتاب الجنائز، باب موت الفجأة البغتة، ج: ۱، ص: ۴۶۷، الرقم۔: ۳۲۲۔

صحیح المسلم، کتاب الوصیة، باب وصول ثواب الصدقات إلی المیت، ج: ۳، ص: ۱۲۵۴، رقم: ۱۰۰۴۔

سنن ابو داود، کتاب الوصایا، باب ماجاء فیمن مات وصیة یتصدق عنه، ج: ۳، ص: ۱۱۸، ، الرقم ۲۸۸۱۔

مظلوم کی بددعا اور اپنے بھائی کے لیے دعا رَد نہیں ہوتی ہے

(۱۸)عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهما قال:قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ "دَعْوَتَانِ لَيْسَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمَرْءِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ"

ترجمہ:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو دعائیں ایسی ہیں کہ ان کے اور اللہ تعالیٰ (کی بارگاہ) کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے۔مظلوم کی دعا اور اس آدمی کی دعا جو اپنے بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں کرے۔[۱]

تبصرہ:

کسی پر ظلم نہیں کرنا چاہیے کیوں اگر وہ بددعا کردے گا تو اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والے کی سخت گرفت فرمائے گا اور دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اللہ کی گرفت سے بچ سکے۔اسی طرح میت کے لیے ایصال ثواب کر کے جو دعا کی جاتی ہے؛اس سے میت کو فائدہ پہنچتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں کسی پر ظلم کرنے سے بچائے اور اپنے مرحومین ومرحومات کے لیے ایصال ثواب کی توفیق بخشے آمین

[۱]طبرانی فی الکبیر ج:۱۱ ص:۹۸،الرقم ۱۱۳۲۱۔کنز العمال ج:۲،ص:۹۹ الرقم:۳۳۲۶،۳۳۱۷۔

میت کی نذر کو پورا کرنے سے اسے ثواب ملتا ہے

(١٩) عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رضی اللّٰہ عنہما أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ، جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ، فَلَمْ تَحُجَّ حَتّٰى مَاتَتْ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا، أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَةً؟ اِقْضُو اللّٰہ فَاللّٰہ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ. رَوَاهُ الْبُخَارِي وَالنَّسَائِي۔

ترجمہ:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (قبیلہ) جُہینہ کی ایک عورت نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: میری والدہ نے حج کی منت مانی تھی لیکن وہ حج نہ کر سکی یہاں تک کہ فوت ہوگئی، کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں تم اس کی طرف سے حج کرو، بھلا بتاؤ تو اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا نہ کرتیں؟ پس اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو کیوں کہ وہ زیادہ حق دار ہے کہ اُس کا قرض ادا کیا جائے۔'' اِسے امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔[١]

[١] صحيح البخاري ، كتاب الإحصار وجزاء الصيد، باب الحج والنذور عن الميت، والرّجل يحجّ عن المرأة،ج:٢،ص:٦٥٦، الرقم:١٧٥٤۔

سنن النسائي، كتاب مناسک الحج، باب الحج عن الميت الذي نذر أن يحج، ج:٥، ص:١١٦، الرقم:٢٦٣٢۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا اپنی والدہ کے لیے ایصال ثواب

(۲۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہما تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا، أَيَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِيَ الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِي.

ترجمہ:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا اور وہ اس وقت موجود نہ تھے۔ وہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میری والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے اور میں اُس وقت حاضر نہ تھا، اگر میں ان کی طرف سے کوئی صدقہ و خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب پہنچے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا مخرَاف نامی باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔'' اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔[۱]

[۱] صحيح البخاري، كتاب الوصايا، باب إذا قال أرضي أو بستاني صدقة عن أمي فهوجائز، ج:۳، ص:۱۰۱۳، الرقم:۲۶۰۵۔

المصنف عبد الرزاق ج:۹، ص:۱۵۹، الرقم:۱۶۳۳۷۔

المعجم الکبیر للطبرانی، ج:۶، ص:۱۸، الرقم:۵۳۷۔

میت کی طرف سے پانی پلانا اس کے لیے ایصال ثواب ہے

(۲۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی الله عنه أَنَّ أُمَّهُ مَاتَتْ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ، أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ : سَقْيُ الْمَاءِ. فَتِلْكَ سِقَايَةُ سَعْدٍ أَوْ آلِ سَعْدٍ بِالْمَدِيْنَةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

ترجمہ:

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُن کی والدہ فوت ہو گئیں تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہو گئی ہیں، کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! انہوں نے عرض کیا: تو کون سا صدقہ بہتر رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانی پلانا (تو انہوں نے ایک کنواں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا) پس یہ کنواں مدینہ منورہ میں سعد یا آل سعد کی پانی کی سبیل (کے نام سے مشہور) تھا۔ اِسے امام نسائی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔[۱]

[۱] النسائي، کتاب الوصایا، باب ذکر اختلاف علی سفیان، ج:۶، ص:۲۵۵، ۲۵۴۔ الرقم:۳۶۶۲۔

ابن ماجه، کتاب الأدب، باب فضل صدقة الماء، ج:۲، ص:۱۲۱۴، الرقم:۳۶۸۴۔

المسند لاحمد بن حنبل، ج:۵، ص:۲۸۴، الرقم:۲۲۵۱۲۔

میت کو صدقہ ودعا سے فائدہ پہنچتا ہے

(۲۲)عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا فَأُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

ترجمہ:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری والدہ فوت ہوچکی ہیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا وہ انہیں کوئی نفع دے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں!
اس آدمی نے عرض کیا: میرے پاس ایک باغ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گواہ رہیں کہ میں نے یہ باغ اس کی طرف سے صدقہ کر دیا۔'' اِسے امام ترمذی، ابوداود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔[۱]

تبصرہ:

ہمیں اپنے مرحومین کو بھولنا نہیں چاہیے وقتاً فوقتاً ان کے نام پر صدقات، خیرات اور عطیات کر کے ایصال ثواب کرتے رہنا چاہیے، کیوں کہ جب ان کے نام ایصال ثواب کیا جاتا ہے تو وہ خوش ہوتے ہیں اور دعائیں دیتے ہیں اور اگر ان کے نام صدقات وخیرات نہیں کیے جاتے ہیں تو وہ ناخوش ہوتے ہیں اور ایصال ثواب کی اپیل وگزارش کرتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ تحریر کرتے ہیں:

''مومنین کی روحیں ہر شب جمعہ، روز عید، روز عاشورا اور شب برات کو اپنے گھر آ کر باہر کھڑی رہتی ہیں اور دردناک آواز میں پکارتی ہیں اے میرے گھر والو! اے میرے بچّو! اے میرے عزیزو! ہم پر صدقہ سے مہربانی کرو، ہمیں یاد کرو بھول نہ جاؤ، ہماری غریبی میں ہم پر ترس کھاؤ''[۲]

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ آمین

[۱] الترمذي، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء في الصدقۃ عن المیت ج:۳، ص:۵۶، الرقم:۶۶۹۔

أبو داود، کتاب الوصایا، باب ماجاء في من مات وصیۃ یتصدق عنہ، ج:۳، ص:۱۱۸، الرقم:۲۸۸۲۔

النسائي، کتاب الوصایا، باب فضل الصدقۃ عن المیت، ج:۶، ص:۲۵۲، الرقم:۳۶۵۵۔

[۲] فتاویٰ رضویہ، ج:۹، ص:۶۵۰ تا۶۵۳، رسالہ: اتیان الارواح لدیارھم بعد الرّواح، مطبوعہ: مرکز اہل سنت برکات رضا، پوربندر گجرات۔

میت کی طرف سے روزہ رکھ کر ایصال ثواب کرنا

(٢٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَتْ : إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَقَالَ : أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ، أَكُنْتِ تَقْضِيْنَهُ؟ قَالَتْ : نَعَمْ. قَالَ : فَدَيْنُ اللهِ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ. رَوَاهُ مُسْلِم.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا: (یارسول اللہ!) میری والدہ فوت ہوگئی ہیں اور اُن پر ایک ماہ کے روزے واجب ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ بتاؤ اگر اُس پر کچھ قرض ہوتا تو کیا تم اُس کی طرف سے وہ قرض ادا کرتی؟ اُس عورت نے عرض کیا: ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس کا قرض (پہلے) ادا کیا جائے۔'' اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔[١]

[١] صحيح المسلم، كتاب الصيام، باب قضاء الصيام عن الميت، ج:٢، ص:٨٠٤، الرقم:١١٤٨۔

صحيح ابن حبان ج:ص:٣٣٥، ٢٩٩، الرقم:٣٥٣٠۔

سنن الكبرى للبيهقي ج:٤، ص:٢٥٥، الرقم:٨٠١٢۔

میت کی طرف سے حج کرنا، اس کے لیے ایصال ثواب ہے

(۲۴) عَنْ بُرَيْدَةَ رضی الله عنه قَالَ: بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم، إِذَا أَتَتْهُ امْرَأَةٌ. فَقَالَتْ: إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلٰى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ. قَالَ: فَقَالَ: وَجَبَ أَجْرُكِ. وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ. قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ. أَفَأَصُوْمُ عَنْهَا؟ قَالَ: صُوْمِي عَنْهَا. قَالَتْ: إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: حُجِّي عَنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ترجمہ:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عورت آئی اور عرض کیا: میں نے اپنی ماں کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی اور اب میری ماں فوت ہوگئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں ثواب مل گیا اور وراثت نے وہ باندی تمہیں لوٹا دی۔

اس عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں پر ایک ماہ کے روزے (بھی باقی) تھے، کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، اس کی طرف سے روزے رکھو۔

اس نے عرض کیا: میری ماں نے حج بھی کبھی نہیں کیا تھا کیا میں اس کی طرف سے حج

بھی ادا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، اس کی طرف سے حج بھی ادا کرو (اسے ان سب اعمال کا ثواب پہنچے گا)''

اِسے امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔[۱]

تبصرہ:

میت کی طرف سے حج کرنا اس کے لیے ایصال ثواب ہے اسی طرح میت کی قضا نمازوں اور روزوں کے لیے فدیہ بھی دینا ایصال ثواب ہے۔ ہر نماز اور ہر روزہ کا فدیہ ایک مسکین کو پیٹ بھر کھانا کھلانا ہے یا اس کی قیمت دے دے، ایک روزہ یا ایک نماز کا فدیہ ایک آدمی کے صدقہ فطر کی مقدار ہے۔[۲]

[۱]صحیح المسلم، کتاب الصیام، باب قضاء الصیام عن المیت، ج:۲، ص:۸۰۵، الرقم ۱۱۴۹۔
سنن الترمذي، کتاب الزکاة، باب ماجاء في المتصدّق یرث صدقته، ج:۳، ص:۵۴، الرقم:۶۶۷۔
السنن الکبری، ج:۴، ص:۶۷، ۶۶، الرقم ۶۳۱۶، ۶۳۱۴۔
ابن ماجه، کتاب الصدقات، باب من تصدق بصدقه ثم ورثها، ج:۲، ص:۸۰۰، الرقم ۲۳۹۴۔
[۲]سورۃالبقرہ:۱۸۴، فتح القدیر، ج:۲، فصل فی العوارض، ص:۳۶۳۔
مشکاۃالمصابیح، کتاب الصوم، باب القضا، ص:۱۷۸۔
تفسرات احمدیه، ص:۵۳، تحت الآیة:۱۸۴، البقرہ۔
شرح الوقایه، ج:۱، کتاب الصوم، بیان فدیة الصوم، ص:۲۵۰۔

میت کو اِستِغفارِ اولاد کا فائدہ ملتا ہے

(۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: تُرْفَعُ لِلْمَيِّتِ بَعْدَ مَوْتِهِ دَرَجَتُهُ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، أَيُّ شَيْءٍ هٰذِهِ؟ فَيُقَالُ: وَلَدُكَ اسْتَغْفَرَ لَكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ موت کے بعد جب میت کے لیے ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے تو وہ عرض کرتی ہے: اے رب! یہ کیا ہے؟ اُسے کہا جاتا ہے: تیرے بیٹے نے تیرے لیے بخشش کی دعا کی ہے (یہ اِسی استغفار کے سبب ہے)۔" اِسے امام بخاری نے 'الادب المفرد' میں روایت کیا ہے۔[۱]

تبصرہ:

ہر شخص کو اپنی اولاد کی تربیت اچھی کرنی چاہیے اور اسے دین دار بنانے کی مکمل فکر کرنی چاہیے تاکہ بعد وِصال وہی اولاد آپ کے لیے اِستِغفار کرکے آپ کے لیے حصول مراتب کی وجہ بنیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اولادِ صالح عطا کرے اور انہیں ہمارے لیے باعث بخشش ونجات بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

[۱] الأدب المفرد، ص:۲۸، الرقم:۳۶۔

اپنے مُردوں کے پاس سورہ یٰس پڑھو

(۲۶) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: اِقْرَءُوا يٰس عَلٰى مَوْتَاكُمْ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

ترجمہ:

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے وفات پانے والوں کے پاس ''سورہ یٰس'' پڑھا کرو۔'' اِس حدیث کو امام ابوداود، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔[۱]

تبصرہ:

مُردوں کے ایصال ثواب کے لیے قرآنی آیات پڑھنا ان کے حق میں بہت مفید ہوتا ہے ساتھ ہی ساتھ پڑھنے والا کافی اجر کا مستحق ہوتا ہے۔

حدیث پاک میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص قبرستان جائے اور سورہ یٰس پڑھے اللہ تعالیٰ ان مردوں سے مواخذہ ہلکا فرمادے گا اور جس قدر مردے اس قبرستان میں مدفون ہوں گے ان کی تعداد کے مطابق اس شخص (پڑھنے والا) کو نیکیاں ملیں گی''۔[۲]

[۱] أبو داود، کتاب الجنائز، باب القرائة عند الميت، ج:۳، ص:۱۹۱، الرقم:۳۱۲۱۔

ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ماجاء في ما يقال عند المريض إذا حضر، ج:۱، ص:۴۶۶، الرقم:۱۴۴۸۔

[۲] مرقاة شرح مشكاة، ج:۴، ص:۱۷۴۔

میت کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے

(۲۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ فَقَالَ صلى الله عليه وآله وسلم: أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ، فَاللهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

ترجمہ:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: میری بہن وفات پا چکی ہے اور اُس نے حج نہیں کیا تھا تو کیا میں اُس کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر اس پر قرض ہوتا تو تم یقیناً ادا کر دیتے، پس اللہ تعالیٰ وفا کا زیادہ حق دار ہے۔'' اِسے امام ابن حبان اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔[۱]

[۱] صحیح ابن حبان، باب الکفارۃ، ج:۹، ص:۳۰۶، الرقم:۳۹۹۳۔
المصنف لابن ابی شیبہ، ج:۳، ص:۳۳۹، الرقم:۱۴۷۲۴۔

مرحوم باپ کی طرف سے حج کرنے کا جواز

(۲۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم عَنْ أَبِيهَا مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ قَالَ: حُجِّي عَنْ أَبِيكِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

ترجمہ:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: میرے والد فوت ہو گئے ہیں اور اُنہوں نے حج ادا نہیں کیا تھا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو اپنے والد کی طرف سے حج کر لے۔'' اِسے امام نسائی نے روایت کیا ہے۔[۱]

[۱] سنن النسائي، کتاب الحج، باب الحج عن المیت الذی لم یحج، ج:۵، ص:۱۱۶، الرقم:۲۶۳۴۔

المعجم الأوسط للطبرانی، ج:۶، ص:۸۷، الرقم:۵۸۷۷۔

عمدة القاري لبدر الدین العینی، ج:۱۰، ص:۲۱۳۔

میت کے لیے فدیہ صوم کیا ہے

(۲۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

ترجمہ:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص وفات پا جائے اور اُس کے ذمہ رمضان شریف کے روزے باقی ہوں تو اُس کی طرف سے ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔'' اِسے امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔[۱]

[۱] سنن الترمذي، كتاب الصوم، باب ما جاء من الكفارة، ج: ۳، ص: ۹۶، الرقم: ۷۱۸۔

سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، باب من مات وعليه صيام رمضان قد فرط فيه، ج: ۱، ص: ۵۵۸، الرقم: ۱۷۵۷۔

والدین کی قبر کی زیارت کا فائدہ

(۳۰) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ زَارَ قَبْرَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَقَرَأَ عِنْدَهُ أَوْ عِنْدَهُمَا يٰس غُفِرَ لَهُ. رَوَاهُ الْعَيْنِيُّ.

ترجمہ:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے ماں باپ کی قبر کی زیارت کی یا ان دونوں میں سے کسی ایک کی (قبر کی) اور ان دونوں یا ایک کے پاس سورہ یٰس پڑھی تو اُسے بخش دیا جائے گا۔'' اِسے امام بدر الدین عینی نے روایت کیا ہے۔[۱]

تبصرہ:

قرآن مقدس کا یہ اعجاز ہے کہ اس کی تلاوت کر دی جائے تو مُردوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان آیۃ الکرسی پڑھ کر اس کا ثواب میت کو پہنچاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے مشرق سے لے کر مغرب تک ہر مومن کی قبر میں چالیس روشنیاں داخل فرماتا ہے اور ان کی قبروں کو کشادہ فرما دیتا ہے اور قاری کو ستر نبیوں کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے اور ہر میت کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور دس نیکیاں عطا فرماتا ہے۔[۲]

[۱] عمدة القاري، ج:۳، ص:۱۱۸۔ [۲] التذکرہ فی احوال الموتیٰ و امور الآخرہ (مترجم) ج:۱، ص:۱۲۱۔

والدین کی طرف سے حج کرنے کا ثواب

(۳۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم : إِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنْ وَالِدَيْهِ تُقُبِّلَ مِنْهُ وَمِنْهُمَا، وَاسْتُبْشِرَتْ أَرْوَاحُهُمَا فِي السَّمَاءِ وَكُتِبَ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى بَرًّا. رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِي.

ترجمہ:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی آدمی اپنے والدین کے لیے حج کرتا ہے تو اُس کا اور اُس کے والدین کا حج قبول کرلیا جاتا ہے، آسمانوں میں اُن کی اَرواح کو بشارتیں دی جاتی ہیں اور اُس بندے کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیکوکار لکھ دیا جاتا ہے۔'' اِسے امام دارقطنی نے روایت کیا ہے۔[۱]

تبصرہ:

اللہ توفیق دے تو والدین کی طرف سے حج کرنا چاہیے کیوں کہ اپنے حج کی قبولیت کے متعلق حتمی طور پر تو نہیں کہہ سکتا مگر والدین کی طرف سے کیا ہوا حج ضرور قبول ہوتا ہے۔ بلکہ ایک روایت میں تو یہ بھی ہے کہ ''والدین کی طرف سے حج کرنے والے کو دس حج کا ثواب ملتا ہے''۔ سبحان اللہ![۲]

[۱] دار قطني، کتاب الحج، باب المواقيت، ج:۲، ص:۲۵۹، الرقم:۱۰۹۔

[۲] فتاویٰ رضویہ، ج:۹، ص:۲۳۸، مطبوعہ: برکات رضا، پوربندر گجرات۔

ہر تر چیز، صاحب قبر کو فائدہ پہنچاتی ہے

(۳۲) عَن ابن عباس قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم بِقَبْرَيْنِ فقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيْرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيْمَةِ. ثُمَّ أَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً، فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ، فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ترجمہ:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے جن میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ ایک پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا جبکہ دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سبز ٹہنی لی اور اُس کے دو حصے کیے۔ پھر ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسا کیوں فرمایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شاید کہ اللہ تعالیٰ اِن کے عذاب میں تخفیف کرے جب تک یہ سوکھ نہ جائیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔[۱]

[۱] صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب ماجاء في غسل البول، ج: ۱، ص: ۸۸، الرقم: ۲۱۵۔

صحيح المسلم، كتاب الطهارة، باب الدليل على نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه، ج: ۱، ص: ۲۴۰

سنن النسائي، كتاب الجنائز، باب وضع الجريدة على القبر، ج: ۴، ص: ۱۰۶، الرقم: ۲۰۶۹۔

تبصرہ:

اس حدیث پاک سے مندرجہ چیزیں معلوم ہوئیں:

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واقعی غیب داں ہیں کیوں کہ قبر کے اوپری حصے کو دیکھ کر اندازہ نہیں لگایا جا سکتا ہے کہ صاحب قبر کے ساتھ تنعیم کا معاملہ ہو رہا ہے یا تعذیب کا۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے بہت خیر خواہ ہیں؛ آپ کو یہ قطعی گوارا نہیں کہ آپ کی امت عذاب میں گرفتار ہو، آپ اپنی امت کے حالات سے باخبر ہیں۔

بندہ مِٹ جائے نہ آقا تو وہ بندہ کیا ہے
بے خبر ہو جو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے

(۳) چُغل خوری اور پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا گناہ کبیرہ ہے۔ ان سے عذاب قبر ہو سکتا ہے، اس لیے ان سے بچنا نہایت ضروری ہے۔

(۴) ہر تَر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے اس لیے اسے قبر پر رکھنے سے صاحب قبر کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے، یہی وجہ ہے مزاروں اور عام قبروں پر گلُاب کے پھول ڈالے جاتے ہیں کیوں کہ ان گلابوں میں تَراوٹ ہوتی ہے اس لیے یہ بھی صاحب قبر کو فائدہ پہنچائیں گے اور وہ گناہ گار ہوں

گے تو ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی اور اگر نیکوکار، اولیا، محبوبان خدا ہوں گے تو ان کے مراتب ومنازل میں اضافہ ہوگا۔

اگر کوئی یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو کھجور کی تازہ شاخیں قبروں پر نصب کیا تھا تو آپ بجاے اس کے گُلاب کے پھول کیوں پیش کرتے ہیں ؟ تو اس سے کہا جائے گا کہ عرب میں کھجور کی ٹہنیاں بآسانی مل جاتی تھیں ہمارے یہاں گلاب اور دیگر پھول بآسانی مل جاتے ہیں؛ اس لیے ہم یہی پیش کرتے ہیں، دونوں میں عِلّت تَراوٹ ہے؛ فقہ کا قاعدہ "اَلْحُکْمُ یَدُوْرُ مَعَ عَلَّتِہٖ" حکم اپنی علت کے ساتھ چکر لگاتا ہے۔ جہاں جہاں علت پائی جائے گی، وہاں وہاں حُکم لگتا چلا جائے گا۔

(۵) جب ایک بے جان چیز کی تسبیح کی وجہ سے صاحب قبر کو فائدہ پہنچتا ہے تو جب قرآن کی آیات وسورات اور اوراد ووظائف پڑھ کر ایصال ثواب کیا جائے تو کیوں نہ اسے فائدہ پہنچے گا!

(۶) لَعَلَّ امید وترجی کے لیے آتا ہے مگر جب اللہ اور اس کے رسول کے کلام میں اس کا استعمال کیا جائے تو اذعان و ایقان کا فائدہ ملتا ہے۔

(۷) استاذ یا پیر جب شاگردوں یا مریدوں کے سامنے کچھ ایسا کام کرے جس کا علم انہیں نہ ہو تو اپنے استاذ و پیر سے اس کے متعلق دریافت کر سکتے ہیں۔

ایصالِ ثواب سے صرف مومن میت کو فائدہ پہنچتا ہے

(۳۳) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَنْحَرَ مِائَةَ بَدَنَةٍ وَأَنَّ هِشَامَ بْنَ الْعَاصِ نَحَرَ حِصَّتَهُ خَمْسِينَ بَدَنَةً، وَأَنَّ عَمْرًوا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَالِكَ. فَقَالَ: أَمَّا أَبُوكَ فَلَوْ كَانَ أَقَرَّ بِالتَّوْحِيدِ فَصُمْتَ وَتَصَدَّقْتَ عَنْهُ نَفَعَهُ ذَالِكَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ

ترجمہ:

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! عاص بن وائل نے دورِ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ وہ سو اُونٹنیوں کی قربانی کریں گے اور ہشام بن العاص نے اپنے باپ کی طرف سے پچاس اونٹنیوں کی قربانی کی تو کیا اس کا ثواب اُنہیں ملے گا؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہارا باپ توحید کو ماننے والا ہوتا اور تم نے اس کی طرف سے روزے رکھتے اور صدقہ کرتے تو یہ اسے نفع پہنچاتے۔'' اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔[۱]

تبصرہ:

جو مُوحّد و مومن نہ ہو اس کو ایصال ثواب کرنا بے کار ہے، ثواب پہنچنے پہنچانے کے لیے فوت شدہ کا صاحب ایمان ہونا لازم و واجب ہے۔

[۱] المسند لاحمد بن حنبل، ج:۲، ص:۱۸۱، الرقم:۶۷۰۴۔

ایصال ثواب کی اجازت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے

(۳۴) عَنْ عَطَاءٍ وَسُفْيَانَ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالُوْا : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللهِ، أُعْتِقُ عَنْ أَبِي وَقَدْ مَاتَ؟ قَالَ : نَعَمْ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ:

حضرت عطا، حضرت سفیان اور حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اپنے مرحوم باپ کی طرف سے غلام آزاد کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔'' اِسے امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔[۱]

[۱] المصنف لابن ابی شیبة، ج:۳، ص:۵۹، الرقم:۱۲۰۸۳۔
السنن الکبری للبیہقی، ج:۶، ص:۲۷۹، الرقم:۱۲۴۲۱۔
عمدة القاري لبدر الدین العینی، ج:۳، ص:۱۱۹۔

والدین کی طرف سے حج کرنے اوران کا قرض ادا کرنے کا ثواب

(۳۵)عنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : مَنْ حَجَّ عَنْ أَبَوَيْهِ أَوْ قَضَى عَنْهُمَا مَغْرَمًا بُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْأَبْرَارِ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِي وَالطَّبَرَانی۔

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے والدین کی طرف سے حج کیا یا اُن کا قرض ادا کیا وہ روزِ قیامت نیکوکاروں کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔‘‘ اِسے امام دارقطنی نے روایت کیا ہے۔[۱]

تبصرہ:

والدین کے وصال کے بعد سات حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ ان کے قرض کی ادائیگی کرے اوران کی طرف سے خوب صدقات وخیرات کرے اور ان کے لیے دعاے مغفرت کرے۔

[۱] السنن لدارقطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، ج:۲، ص:۲۶۰ الرقم:۱۱۰۔
المعجم الأوسط للطبرانی، ج:۸، ص:۱۱، الرقم:۷۸۰۰۔
مجمع الزوائد، ج:۸، ص:۱۴۲۔

تسبیح سے میت کو فائدہ پہنچتا ہے

(٣٦)عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنهما قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمًا إِلٰى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ، فَلَمَّا صَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَسُوِّيَ عَلَيْهِ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَسَبَّحْنَا طَوِيْلًا ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا، فَقِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللهِ، لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ؟ قَالَ : لَقَدْ تَضَايَقَ عَلٰى هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهُ حَتّٰى فَرَّجَهُ اللهُ عزوجل عَنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

ترجمہ:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اُن کی طرف گئے۔ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کی نماز جنازہ پڑھ لی، اُنہیں قبر میں رکھ دیا گیا اور قبر کو برابر کر دیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تسبیح فرمائی۔ پس ہم نے بھی طویل تسبیح کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیر فرمائی تو ہم نے بھی تکبیر کہی، اِس پر عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے تسبیح و تکبیر کیوں فرمائی؟ ارشاد فرمایا: اس نیک بندے پر قبر تنگ ہو گئی تھی (ہم نے تسبیح و تکبیر کی) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اِس پر فراخی فرما دی۔‘‘ اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے[١]

[١] المسند لاحمد ابن حنبل، ج:٣، ص:٣٦٠، الرقم:١٤٩١٦۔

والدین کی طرف سے حج کرنے کا ثواب

(۳۷)عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ حَجَّ عَنْ وَالِدَیْہِ بَعْدَ وَفَاتِہِمَا کُتِبَ لَہُ عِتْقًا مِنَ النَّارِ، وَکَانَ لِلْمَحْجُوْجِ عَنْہُمَا أَجْرُ حَجَّۃٍ تَامَّۃٍ مِنْ غَیْرِ أَنْ یُّنْقَصَ مِنْ أُجُوْرِہِمَا شَيْءٌ. رَوَاہُ الْبَیْہَقِيُّ.

ترجمہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی اپنے والدین کی وفات کے بعد اُن کے لیے حج کرے تو اُس کے لیے جہنم سے چھٹکارا لکھ دیا جاتا ہے اور جس کی طرف سے حج کیا گیا اُس کو ایک مکمل حج کا ثواب ملے گا، بغیر اِس کے کہ اُن کے اَجر میں کمی بیشی کی جائے۔‘‘ اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔[۱]

[۱] شعب الإیمان، ج:۶، ص:۲۰۵، الرقم:۷۹۱۲۔

ایصال ثواب کا ایک طریقہ یہ بھی ہے

(۳۸) عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، رَبِّ السَّمٰوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ، لِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَلَهُ الْعَظَمَةُ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ، هُوَ الْمَلِكُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَالَمِيْنَ، وَلَهُ النُّوْرُ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ، مَرَّةً وَاحِدَةً، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ثَوَابَهَا لِوَالِدَيَّ لَمْ يَبْقَ لِوَالِدَيْهِ حَقٌّ إِلَّا أَدَّاهُ إِلَيْهِمَا. رَوَاهُ الْعَيْنِيُّ.

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایک بار یوں کہے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، رَبِّ السَّمٰوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ، لِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَلَهُ الْعَظَمَةُ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ، هُوَ الْمَلِكُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَالَمِيْنَ، وَلَهُ النُّوْرُ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

الْحَكِيمُ"

ترجمہ:

سب تعریفیں تمام عالم کے پروردگار کے لیے ہیں جو زمین وآسمان کا رب ہے، تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، زمین وآسمان میں اُسی کے لیے بڑائی ہے، وہی غالب، حکمت والا ہے، اُسی کے واسطے تمام تعریفیں ہیں جو زمین وآسمان اور تمام جہانوں کا رب ہے، اُسی کے لیے عظمت ہے، زمین وآسمان میں وہی غالب حکمت والا ہے، وہی بادشاہ اور زمین و آسمان اور تمام جہانوں کا رب ہے، اُسی کا نور زمین وآسمان میں ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے" اور پھر یوں دعا کرے: {اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ثَوَابَهَا لِوَالِدَيَّ} "اے میرے مولا! اِس کا ثواب میرے والدین کو پہنچا۔" تو اُس پر اُس کے والدین کا کوئی بھی حق باقی نہیں رہتا بلکہ اُس نے اُن کے تمام حقوق ادا کردیئے۔" اِسے امام بدرالدین عینی نے روایت کیا۔[۱]

[۱]عمدة القاري، ج:۳، ص:۱۱۹، ۱۱۸۔

میت کو دفنانے میں جلدی کرو

(۳۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوْهُ وَأَسْرِعُوْا بِهِ عَلٰى قَبْرِهِ، وَلْيُقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ فِي قَبْرِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

ترجمہ:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اُسے روک نہ رکھو بلکہ اُسے جلدی قبر تک لے جاؤ، اُس کی قبر پر اُس کے سر کی جانب سورہ فاتحہ اور اُس کے پاؤں کی جانب سورہ بقرہ کی آخری آیات پڑھو۔ اسے امام طبرانی اور امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔[۱]

[۱] المعجم الکبیر، ج:۱۲، ص:۴۴۴، الرقم:۱۳۶۱۳۔
شعب الإیمان، ج:۷، ص:۱۶، الرقم:۹۲۹۴۔
المسند الفردوس، ج:۱، ص:۲۸۴۔ الرقم ۱۱۱۵
الدر المنثور، ج:۱، ص:۷۰۔

مومن کی قبر پر فرشتوں کی ڈیوٹی

(۴۰)عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قال:"اِنَّ اللّٰہَ وَکَّلَ بِعَبْدِہِ الْمُؤْمِنِ مَلَکَیْنِ یَکْتُبَانِ عَمَلَہُ،فَاِذَا مَاتَ قَالَ الْمَلَکَانِ اللَّذانِ وُکِّلَا بِہٖ قَدْمَاتَ فَاذَنْ لَنَااَنْ نَصْعَدَاِلَی السَّمَاءِ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ: سَمَائِیْ مَمْلُوْئَۃٌ مِنْ مَّلَائِکَتِیْ یُسَبِّحُوْنِیْ،فَیَقُوْلَانِ اَفَتُقِیْمُ فِی الْاَرْضِ؟فَیَقُوْلُ اللّٰہُ:اَرْضِیْ مَمْلُوءَۃٌ مِنْ خَلْقِیْ یُسَبِّحُوْنِیْ ۔فَیَقُوْلَانِ:فَاَیْنَ؟ فَیَقُوْلُ:قُوْمَا عَلٰی قَبْرِعَبْدِیْ فَسَبِّحَانِیْ وَاَحْمِدَانِیْ وَ کَبِّرَانِیْ،وَا کْتُبَا ذالِکَ لِعَبِیْدِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ"

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ نے بندہ کے ساتھ دو فرِشتے مقرر فرمائے ہیں جو اس کے عمل لکھتے رہتے ہیں، جب وہ بندہ مرجاتا ہے تو فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب عزوجل! بے شک فلاں بندہ مر گیا اب تو ہمیں اجازت دے کہ ہم آسمان کی طرف چلے جائیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے آسمان تو فرشتوں سے بھرے پڑے ہیں جو میری تسبیح کر رہے ہیں۔

پھر وہ فرشتے کہیں گے: اے ہمارے رب! پھر ہم زمین میں قیام کریں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری زمین تو میری مخلوق سے بھری پڑی ہے؛ جو میری تسبیح کر رہی ہے

پھر وہ فرشتے کہیں گے: اے ہمارے رب! پھر ہم کہاں رہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

تم میرے اسی بندے کی قبر پر رہو، اور "اللہ اکبر"، "لآالٰہ الّا اللہ" اور "سبحان اللہ" پڑھو اور اس کو میرے بندے کے صحیفہ اعمال میں لکھتے رہو۔[۱]

ایک اور روایت میں ہے:

"فَیَقُوْمَانِ عَلٰی قَبْرِہٖ یُسَبِّحَانِ وَیُھَلِّلَانِ وَیُکَبِّرَانِ وَیَکْتُبُ ثَوَابَہٗ لِلْمَیِّتِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اِنْ کَانَ مُؤْمِناً"

ترجمہ:

وہ فرشتے اس شخص کی قبر پر کھڑے ہوتے ہیں اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح تہلیل اور تکبیر کرتے ہیں اور ان تمام اذکار کا ثواب اس میت کے نامہ اعمال میں اس کے مومن ہونے کی صورت میں لکھتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ! ہمیں اپنے مرحومین کے لیے طلب مغفرت اور خوب خوب صدقات و خیرات کرنے کی توفیق عطا فرمائے نیز ہماری، ہمارے والدین، اساتذہ، اہل خانہ، متعلقین، محبین اور مرحومین و جملہ مومنین و مومنات کی مغفرت فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یا رب بالمصطفیٰ بلّغ مَقَاصِدَنَا
واغفر لنا ما مضیٰ یا واسع الکَرَمِ

[۱] تبیان القرآن، ج:۱۱، ص:۳۲۳ بحوالہ الدر المنثور، ج:۷، ص:۵۲۱۔